Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۶ | مورخہ ۷ شعبان ۱۳۵۷ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲ اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۲۸

"جمعیۃ العلماء ہند" اور تبلیغ اسلام

ہندوستان کے علماء کی جمعیۃ جو اتنا بلند بانگ دعوے کرتی ہوئی ذرا نہیں شرماتی۔ کہ اس نے ہندوستان میں حدیبیہ کی تاریخ کو بھی دوہرایا ہے اور بدر کبریٰ کے اسوۂ حسنہ کی بھی پیروی کی ہے۔" (الجمعیۃ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۸ء) اس کے واحد ترجمان "الجمعیۃ" نے بڑے فخر اور خوشی کے ساتھ۔ بالفاظِ خود "ایک مشہور ہندو فلسفی اور کانگرسی عالم" کے حسب ذیل الفاظ شائع کئے ہیں۔ کہ:-

"ہماری تعداد بارہ سو سال میں سو سے ۶۵ فیصدی رہ گئی ہے۔"

پھر اسی سلسلہ میں مشہور ہندو فلسفی کی یہ رائے درج کی ہے۔ کہ:-

"ہندوؤں میں جب تک ذات پات کی تمیز سے یہ تفریق موجود ہے۔ یہ قوم ٹھوکریں کھانے کی مستحق ہے۔ لازمی ہے کہ اس کی آبادی میں کمی ہوتی جائے۔ جب تک ہندوؤں میں یہ خرابیاں موجود ہیں۔ غیر ہندو اس بات میں حق بجانب ہیں کہ اس قوم کا صفحۂ ہستی سے خاتمہ کر دیں۔ اس قسم کے گرے ہوئے سماج کو نہ زندہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور نہ اسے حق ہے۔ کہ وہ زندہ رہے۔ اگر ہم نے اس طرف توجہ نہ کی۔ تو ہندو بہت جلد صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں گے۔"

ان اقتباسات سے "الجمعیۃ" نے مسلمانوں کو یہ اطمینان دلانے کی کوشش کی ہے۔ کہ انہیں ہندوؤں کی اکثریت کی کوئی پروا نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ ایسی اکثریت ہے۔ جو خود بخود ختم ہو رہی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"ہندوؤں کے خاتمہ کے متعلق ایک ہندو فلاسفر کی رائے مسلمانوں نے دیکھ لی۔ یہ وہ اکثریت ہے جس سے مسلمانوں کو سولہ سال سے ڈرایا جا رہا ہے۔ ہمارے فلاسفر ہمیں بتاتے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں ہندو سے ڈرنا بھی ایک لغب العین ہے ایک مسلمان کو مسلمان ہو کر یہ ایمان رکھنا ضروری ہے۔ کہ ہندو ایک بالادست طاقت ہے۔ جو مسلمانوں کو حقوق دے سکتا ہے علماء کا ایمان خرید سکتا ہے۔ مسلم عوام کی فوجوں کو لمحہ بھر میں ختم کر سکتا ہے۔ ہم ہندو کی اس بالادستی۔ اور اس ذہنی انحطاط کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں اور ہمارا عقیدہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں ہمارا مطمحِ نظر اسلام اور آزادی ہے اور ہم اس مطمحِ نظر کے لئے مخالف طاقت سے جنگ کریں گے۔ خواہ وہ طاقت انگریز کی ہو۔ یا ہندو کی۔ لامذہب اشتراکیوں کی ہو۔ یا مسلم لیگ کے مذہبی فریب کاروں کی۔"

اس کے متعلق سب سے پہلے تو یہ گزارش ہے۔ کہ اگر ہندو اکثریت کے متعلق مسلمان فلاسفروں کے بیان قابلِ اعتنا نہیں ہیں۔ تو "ایک ہندو فلاسفر کی رائے" کو کیوں وحیٔ آسمانی سمجھ کر یہ خیال کر لیا گیا ہے۔ کہ ہندو اکثریت نہ صرف بہت جلد اقلیت بن جائے گی۔ بلکہ اس کا خاتمہ بھی ہو جائے گا۔ ہندو فلاسفر اس قسم کی باتیں ہندوؤں کو بیدار اور ہوشیار کرنے کے لئے کیا کرتے ہیں اور ہندو اسقدر بیدار ہو چکے ہیں۔ کہ ان کے خاتمہ کا خواب دیکھنے والے ان کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ پس ایسی باتوں پر خیالی قلعے تعمیر کرنا نہ صرف اپنے آپ کو دیدہ دانستہ فریب میں مبتلا رکھنا ہے۔ بلکہ دوسروں کو بھی دھوکہ دینا ہے۔ پھر دیکھنے کے قابل بات یہ ہے۔ کہ علماء کی وہ جمعیۃ جو بقولِ خود اپنے گھروں میں بیٹھی بیٹھی یا کانگرس کے کندھے پر چڑھی ہوئی "حدیبیہ" اور "بدر کبریٰ" کے سے معرکے سرانجام دے چکی ہے۔ وہ اشاعت اور حفاظتِ اسلام کے متعلق کیا کر رہی ہے اور اس کے لئے کسقدر جانی اور مالی قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ اسلامی تاریخ میں "حدیبیہ" اور "بدر کبریٰ" کے معرکے بہت بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنفسِ نفیس شرکت فرمائی۔ اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کی۔ مگر جمعیۃ العلماء جس کی ساری عمر گاندھی جی اور دوسرے ہندو لیڈروں کی کاسہ لیسی میں گزر گئی۔ یہ دعوے کر رہی ہے۔ کہ وہ "حدیبیہ" اور "بدر کبریٰ" کے معرکے سر کر چکی ہے۔

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا (۱۸-۵)

یہ بہت بڑی بات ہے۔ جو ان کے مونہہ سے نکلتی ہے۔ اور وہ سراسر جھوٹ کہہ رہے ہیں:-

"الجمعیۃ" نے علماء کا "عقیدہ" یہ بیان کیا ہے۔ کہ "ہندوستان میں ہمارا مطمحِ نظر اسلام اور آزادی ہے" مگر کیا وہ بتا سکتا ہے کہ اس بارے میں علماء کا عمل کیا ہے۔ اس وقت تک انہوں نے کہاں کہاں تبلیغی مراکز قائم کئے ہیں۔ کس قدر ان کے مبلغ ہندوؤں میں اسلام کی اشاعت کر رہے ہیں۔ اور ہر سال کتنے ہندو ان کے ذریعہ مسلمان ہوتے ہیں۔ اگر ان سب باتوں کا جواب نفی میں ہے۔ تو محض زبانی د[illegible] پر کون اعتبار کر سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۳۰ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج بھی نزلہ کی شکایت رہی۔ تاہم خطبہ جمعہ حضور نے خود پڑھا۔ جس میں ہونے والی جنگ کے ٹل جانے کے متعلق ثابت فرمایا کہ یہ اسی طریق سے رکی ہے۔ جو ایسے موقعہ پر اختیار کرنے کی اسلام نے تلقین کی ہے۔ اور جس کا ذکر حضور آج سے کئی سال قبل اپنی تصنیف احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں اس سلسلہ میں فرما چکے ہیں۔ کہ دنیا میں امن اسلام کے بیان فرمودہ طریق پر عمل کرنے سے ہی قائم ہو سکتا ہے۔ لیگ آف نیشنز قطعاً کامیاب نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ جرمنی اور زیکوسلواکیہ کے جھگڑے میں ایسا ہی ہوا۔ حضور نے انگلستان کے وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین کی قیام امن کے متعلق مساعی کی بہت تعریف فرمائی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو زیادہ بیمار ہو جانے کی وجہ سے نور ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ اپریشن کی تجویز ہے۔ احباب خصوصیت سے دعائے صحت کریں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ لاہور تشریف لے گئے۔

کل میاں محمد حسین صاحب ٹیلر محلہ دارالرحمت نے اپنے لڑکے میاں عبدالمنان کے دلیمہ کی دعوت میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا۔ خدا تعالےٰ یہ تقریب مبارک کرے

منیر ہاکی ٹورنامنٹ قادیان کا پہلا دن

۳۰ ستمبر بروز جمعہ صبح ۷½ بجے احمدیہ سپورٹس کلب قادیان B اور ینگ ہاکسٹ کلب قادیان کے درمیان میچ ہوا۔ احمدیہ سپورٹس کلب چھ گول سے جیت گیا۔ ینگ ہاکسٹ کلب نے پر زور مقابلہ کیا۔

۴½ بجے شام سیالکوٹ ہاکی کلب اور بٹالہ پاؤنیرز ہاکی کلب کے درمیان میچ ہوا پہلے نصف وقت میں دونوں ٹیمیں برابر رہیں مگر دوسرے وقت میں سیالکوٹ ہاکی کلب ایک گول کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

۲۸-۲۹ ستمبر کو سکولوں کے مقابلے بعض سکولوں کے ٹورنامنٹ میں شرکت کرنے کا ارادہ ظاہر کرنے کے باوجود وقت پر میچ کھیلنے کے لئے نہ آنے کی وجہ سے نہ ہو سکے۔ قادیان کی پبلک خوب دلچسپی لے رہی ہے۔

کل ۴½ بجے شام سیالکوٹ ہاکی کلب اور احمدیہ سپورٹس کلب B قادیان کے درمیان میچ ہو گا۔ (رپورٹر)

ایک نسخہ کی تصحیح

"الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں تپ محرقہ کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک ہومیوپیتھک مجرب نسخہ ایک صاحب نے شائع کرایا تھا۔ جس میں ایک دوائی کا نام غلط چھپ گیا تھا۔ اس کا صحیح نام Typhoidinam ہے۔

دفعہ ۱۰۷ کے ایک مقدمہ میں پولیس کا افسوسناک رویہ

الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں یہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ پولیس نے بشیر احمد و اللہ دتا صاحبان کارکنان نظارت امور عامہ کے خلاف جسونت سنگھ صاحب سابق علاقہ مجسٹریٹ بٹالہ کے زمانہ میں زیر دفعہ ۱۰۷ مقدمہ دائر کر رکھا تھا اور الزام یہ لگایا گیا تھا۔ کہ مظہر الدین پسر میاں فخر الدین کو ان سے جان و مال کا خطرہ ہے۔ پولیس نے اس مقدمہ کو کامیاب بنانے کے لئے کئی قسم کی کوششیں کیں مگر الحمد للہ کہ وہ کامیاب نہیں ہوئیں۔ ان کوششوں میں سے ایک عجیب و غریب کوشش حافظ محمد شفیع صاحب سب انسپکٹر تھانہ صدر بٹالہ نے کی۔ ناظرین کو معلوم ہے کہ گزشتہ سال اسی دفعہ ۱۰۷ کے ماتحت ایک مقدمہ ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ چلایا گیا تھا۔ جس میں اشتہار فحش کا مرکز اور مخرجین کی مجلس کے متعلق جرح میں حافظ محمد شفیع صاحب سے چند سوالات کئے گئے تھے۔ جن کے جوابات انہوں نے صحیح صحیح دیئے۔ اور عدالت کو اصل حقیقت کے سمجھنے میں مدد ملی۔ لیکن اب اسی قسم کے سوالات کے جواب میں انہوں نے انہی باتوں سے کامل لاعلمی کا اظہار کیا۔ جن کا وہ چند ماہ قبل اقرار کر چکے تھے۔ حافظ صاحب کے دونوں بیانات کی نقلیں شائع کی جائیں گی۔ تا پبلک خود اندازہ لگائے۔ کہ ان کے سابقہ اور حال کے بیانات میں کس قدر فرق ہے۔

قادیان کی کسی جنازہ گاہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ نہیں ہوا

اخبار "احسان" ۲۹ ستمبر کی اشاعت میں "قادیان کے جنازہ گاہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ" کے عنوان سے ایک غلط خبر شائع کی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نہ قادیان میں اور نہ قادیان کی کسی جنازہ گاہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہوا ہے۔ جہاں تک اس غلط خبر کے شائع کرنے کا اثر حکومت پر پڑتا ہے۔ اس کے متعلق مناسب کارروائی کرنے کا معاملہ اس پر چھوڑتے ہیں۔ مگر جہاں تک قادیان کے حالات کا تعلق ہے۔ یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ احرار نے جن کے قادیان میں اڈے کی غرض ہی یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف کذب و بہتان اور افترا پردازی سے پبلک میں غلط فہیاں پیدا کریں۔ صریح غلط بیانی سے کام لیا ہے۔

احرار نے قدیمی قبرستان اور جنازہ گاہ میں جنازہ پڑھنے کی بجائے دو تین مہینے سے یہ وطیرہ اختیار کر رکھا تھا۔ کہ جب ان کے ہاں کوئی میت ہوتی۔ تو اس کا جنازہ اٹھا کر جماعت احمدیہ کی عیدگاہ میں لے جاتے۔ اور عین محراب میں میت کو رکھ کر وہاں جنازہ پڑھنے کی کوشش کرتے۔ حکومت نے ان کو ایسا کرنے سے روکا۔ اور علاقہ مجسٹریٹ پنڈت چاند نرائن صاحب نے ان کو مشورہ دیا کہ قبرستان اور اس سے متصل جنازہ پڑھنے کی جگہ چھوڑ کر قادیان کی آخری حد پر جہاں جماعت احمدیہ کی عیدگاہ ہے۔ جنازہ پڑھنا اور احمدیوں کے جذبات کو ٹھیس لگانا مناسب نہیں۔ مگر احرار اس مشورہ اور نصیحت کے باوجود باز نہ آئے اور حکومت کی اس روک تھام کا نام انہوں نے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ رکھ دیا۔ دراصل یہ ایک نئی اصطلاح اپنی شرارت پر پردہ ڈالنے کے لئے انہوں نے ایجاد کی ہے۔ ایک نئی ایجاد ان کی یہ ہے کہ انہوں نے عیدگاہ کا نام جنازہ گاہ رکھ دیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَلْکِتَابُ وَالْحِکْمَۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۲۱۲) قرآن کے معنی

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰن: یعنی مجھے (آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں قرآن کی تلاوت کیا کروں۔ یہ حکم ہم سب کو بھی ہے۔ اور قرآن کی تلاوت ہم پر فرض کی گئی ہے۔ مجھے یاد ہے۔ کہ شاید ۱۹۰۸ء کا ذکر ہے۔ کہ میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مجھ سے پوچھتا ہے۔ کہ قرآن کا نام قرآن کیوں ہے۔ میں اسے جواب دیتا ہوں۔ کہ:-

"بس یہی ایک کتاب ہے۔ جو دُنیا کی سب کتابوں سے زیادہ پڑھی گئی ہے"

یعنی اور مذہبی کتابیں ممکن ہے۔ کہ اس سے زیادہ لکھی گئی ہوں۔ یا اس سے زیادہ چھپی ہوں۔ یا اس سے زیادہ شائع ہوئی ہوں۔ یا اس سے زیادہ ان کے ترجمے ہوئے ہوں۔ مگر جتنا قرآن پڑھا گیا۔ پڑھا جاتا ہے اور پڑھا جائے گا۔ یہ بات اور کسی کتاب کو حاصل نہیں۔ قرآن کے نام میں پیشگوئی بھی ہے۔ اور حکم بھی۔ ان ساڑھے تیرہ سو سال میں دُنیا ایک منٹ ایک سیکنڈ بھی اس کے پڑھے جانے سے خالی نہیں رہی۔ نمازوں میں۔ نوافل میں تلاوت میں۔ تہجد میں۔ غرض کوئی وقت روئے زمین پر ایسا نہیں آتا۔ کہ کہیں نہ کہیں قرآن نہ پڑھا جا رہا ہو:-

مومن قرآن کو بہت بہت پڑھے۔ جتنا زیادہ پڑھے گا۔ اتنے زیادہ اس کے معانی کھلیں گے۔ انشاء اللہ۔

(۲۱۳) جہنم کیوں وسیع ہے

یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْد (ق) جو گورنمنٹیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ وہ زیادہ قیدیوں کا انتظام بسبب جیلخانوں میں کافی جگہ اور پورا سامان نہ ہونے کے نہیں کر سکتیں۔ اس لئے وہ مجرموں کو تنگیٔ جگہ کی وجہ سے بھی چھوڑتی رہتی ہیں۔ مگر خدائی گورنمنٹ رحم کی وجہ سے تو چھوڑ دیتی ہے۔ لیکن یہ نہیں۔ کہ دوزخ میں کافی جگہ اور کافی انتظام نہ ہونے کی وجہ سے لاچار ہو کر چھوڑ دے۔ وہاں تو اتنا وسیع پیمانہ پر انتظام ہے۔ کہ ہر وقت هَلْ مِنْ مَّزِيْد کا مطالبہ دوزخ کی طرف سے جاری رہتا ہے:-

(۲۱۴) مشترکہ معیارِ رسالت

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُل یعنی میں کوئی انوکھا مدعی نبوت نہیں ہوں۔ جو معیار سب پیغمبروں کے مشترکہ ہیں۔ انہی سے مجھے بھی پرکھ لو۔ بعض لوگ غلط فہمی سے کہتے ہیں کہ فلاں بات ہو۔ تو ہم مانیں گے۔ اور فلاں معجزہ ہو۔ تو ایمان لائیں گے۔ یہ سب غلط ہے۔ ہر نبی کا اپنے حالات کے مطابق نئے رنگ کا معجزہ ہوتا تھا۔ مگر معیارِ نبوت جو عام اور بقدر مشترک سب انبیاء میں ہیں۔ وہ قرآن مجید نے یہ بیان کئے ہیں۔ اور یہ سب رسولوں میں موجود ہوتے ہیں۔

(۱) کسی پہلی الٰہی کتاب کی ظاہر اور استعارہ والی پیشگوئیوں کا مورد ہونا۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَا اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ (آل عمران) یعنی اس نبی کو ماننا فرض ہے۔ جس پر پہلی کتابوں کی پیشگوئیاں صادق آتی ہوں خواہ وہ ظاہر ہوں۔ یا استعارۃً۔ (مِنْ كِتَابٍ وَّحِكْمَةٍ)

(۲) دوسرے اس کو وحی اور کلام الٰہی کا دعوےٰ ہو۔ اور خدا کے لفظی کلام کو وہ پیش کرتا ہو۔ اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا۔ (سورۂ نساء)

(۳) تیسرے یہ کہ اس کلام میں اظہار علی الغیب ہو۔ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ الآیۃ۔ اور فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

(۴) چوتھے اس کے ساتھ دلائل نشانات ہوں۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ (روم)

۵- پانچویں نصرت و تائید الٰہی ان کو عطا ہو۔ بلکہ ان کے سچے متبعین بھی غالب رہیں۔ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ۔ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ (صافات)

۶- چھٹے مخالف دشمن ہلاک ہوں۔ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ۔ اور فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا۔

۷- ساتویں یہ کہ وہ بشیر اور نذیر ہوں۔ یعنی خوشخبریاں پیش کرتے ہوں اور خطروں سے آگاہ کرتے ہوں۔ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ۔ اور یہ بشارتیں اور انذار دونوں فریقوں پر پورے ہوتے ہوں:-

۸- آٹھویں یہ کہ اس کی تعلیم جسمانی اخلاقی اور عملی پاکیزگیوں سے پُر ہو۔ اور وہ خود بھی نیک اور پاک ہوں۔ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا۔

۹- نویں یہ کہ وہ اور ان کا سلسلہ تباہ نہ ہو۔ بلکہ ترقی کرے اور رائج ہو جائے (وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ)

(۲۱۵) کپڑے پاک رکھو

اس زمانہ میں تو فیشن اور صفائی پسندی ہی لوگوں کو وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ کے حکم پر عمل کراتی رہتی ہے مگر پھر بھی بعض ناسمجھ بچے اور لاپروا نوجوان پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتے۔ اور پیشاب کرتے وقت یہ احتیاط نہیں رکھتے۔ کہ ایسی نجاست نہ صرف دُنیا میں بُری ہے۔ بلکہ نماز بھی گندے کپڑوں میں مقبول نہیں ہوتی۔ اور عذاب قبر مزید برآں۔ جیسا کہ احادیث میں آتا ہے۔ بعض لڑکے تو پیشاب کر کے طہارت یا ڈھیلا بھی نہیں کرتے۔ بعض دن کو کر لیتے ہیں۔ رات کو سوتے سے اٹھ کر پیشاب کریں۔ تو یونہی پاجامہ باندھ لیتے ہیں اور بعض بے احتیاطی سے پیشاب کرتے وقت شلوار یا پاجامہ کے پائنچوں پر چھینٹیں پڑنے دیتے ہیں اور خیال نہیں رکھتے۔ کہ پیشاب کی چھینٹ دُور دُور تک پہنچتی ہے۔ یہ وہ گناہ ہے۔ کہ ظاہر میں چھوٹا معلوم ہوتا ہے۔ مگر سزا اس کی آخرت میں زیادہ ہے:-

8

ایک مخلص احمدی کا انتقال

بزرگوارم دادا جان سید ولی شاہ صاحب ۲۰ ستمبر کو ہمیں ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی کو اپنی عمر کی تقریباً اسّی منزلیں طے کر کے جا ملے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں:-

مرحوم و مغفور سچے مسلمان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جان نثاروں میں سے تھے اللہ تعالیٰ انہیں جنت نصیب کرے۔ اور پسماندگان کو صبر و تحمل عطا فرمائے۔ خاکسار انور بخاری

سید انوالی ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمباکو نوشی کے نقصانات اور جماعت احمدیہ کا اس سے اجتناب

(۲)

طبی نقصانات

تمباکو نوشی کے طبی نقطۂ نگاہ سے بھی بہت سے نقصانات ہیں۔ مثلاً اول تمباکو سونہہ گلے اور پھیپھڑوں کی سطح کے غلاف کی نازک جھلی میں سوزش پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے بعد میں ورم ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح رفتہ رفتہ وہ بالکل ناکارہ ہو جاتی ہے۔ یہ جھلی پھر اپنے ساتھ ان نسوں کو بھی جو سانس کی آمد و رفت کو باقاعدہ رکھتی ہیں۔ ایک طرح سے مفلوج بنا دیتی ہے۔ جس سے انسان کافی ہوا اندر نہ پہنچنے کی وجہ سے تکلیف اٹھاتا ہے۔

دوم۔ حقہ یا سگرٹ ان نسوں کو جو دل کے اندر ہیں کمزور کر دیتا ہے۔ جس سے دل کی دھڑکن کبھی زیادہ کبھی مدھم اور بعض اوقات بالکل بند سی ہو جاتی ہے اسی طرح خون کا رنگ بجائے لال ہونے کے ارغوانی ہو جاتا ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ آکسیجن بہت تھوڑی مقدار میں اندر جاتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے۔

سوم۔ تمباکو کے استعمال سے معدہ میں خرابی پیدا ہو کر قوت ہاضمہ زائل ہو جاتی ہے۔

چہارم۔ سگرٹ نوش کافی اور حسب ضرورت نیند بھی نہیں لے سکتا۔

پنجم۔ سگرٹ نوش کی طبیعت میں سستی سی پائی جاتی ہے اور قدرتاً ایسی حالت کو پہونچ کر اس کے نشوونما اور بالیدگی کی رفتار اتنی تیز نہیں رہتی۔ جتنی کہ ہونی چاہیئے۔ پھر یہیں تک بس نہیں وہ کند ذہن ہو جاتا ہے۔ لاپرواہی بے توجہی اور کم فہمی اس کی بڑھ جاتی ہے۔ اور سگرٹ نوشی کا جنون اس پر سوار ہو جاتا ہے۔ نو عمر لڑکوں میں جب یہ قبیح عادت راسخ ہو جاتی ہے۔ اور ان کے پاس سگرٹ خریدنے کے لئے کوئی رقم نہیں ہوتی تو وہ بعض دفعہ چوری کے مرتکب ہو جاتے ہیں چنانچہ تجربہ کے بعد چوری کے مجرم لڑکے سترفی صدی سے زیادہ ایسے پائے گئے ہیں جنہیں سگرٹ نوشی کی بد عادت نے ایسے وسائل ڈھونڈنے پر مجبور کیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

"تذکرۃ المہدی" میں حضرت پیر سراج الحق صاحب رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ فرمایا۔

"تمباکو پینے اور کھانے کی نسبت بہت آدمی دریافت کرتے ہیں۔ کہ یہ حرام ہے یا مکروہ یا جائز۔ سو ہماری جماعت کے لوگوں کو معلوم رہے۔ کہ **ہر ایک لغو چیز سے حتی الامکان بچنا اور پرہیز کرنا لازم ہے۔** ہم کوئی نئی شریعت نکالنا نہیں چاہتے۔ جو کسی چیز کی حلت و حرمت کا فتوےٰ بغیر دلائل شرعیہ اپنی طرف سے دیں۔ یہ تو ان دابۃ الارض مولویوں کا کام ہے۔ کہ اپنی طرف سے نئی شریعت ایجاد کرتے ہیں۔ اور خدا اور رسول خدا کے احکام کی کچھ پروا نہیں کرتے۔ اور الٹا ہم پر الزام لگاتے ہیں۔ کہ گویا ہم مدعی نبوت ہیں۔ وہ ذرا سوچیں تو معلوم ہو کہ مدعی نبوت و رسالت کون ہے۔ ہم یا وہ۔ جس چیز کی حلت و حرمت کا ذکر شریعت میں نہ ہو۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایک بات ثابت نہ ہو۔ تو ہم خواہ مخواہ گھسیٹ گھساٹ کر شریعت میں لاڈالیں سوائے اس کے ہم اور کچھ نہیں کہتے کہ لغو کام ہے۔ اگر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا۔ تو آپ بھی اس کے لغو ہونے کا ہی حکم دیتے۔ اور کچھ نہیں۔" صہ ۱۲

اسی طرح فرمایا:-

"حقہ کی نسبت ہمارا کوئی نیا فتوےٰ نہیں ہے۔ بہتر ہے **کہ آہستہ آہستہ چھوڑ دو** کہ جس سے تکلیف نہ ہو۔" صہ ۱۱

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹۲۰ء کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے احباب جماعت کو جو نصائح فرمائیں۔ ان میں سے ایک ترکِ حقہ کے متعلق بھی تھی۔ چنانچہ حضور نے فرمایا۔

"ہمارے ملک میں ایک عام نشہ والی چیز حقہ ہے۔ یوں تو اس کا نشہ اس طرح نہیں ہوتا۔ جس طرح دوسری نشہ والی چیزوں کا ہوتا ہے۔ مگر اس کی وجہ سے اعصاب بے حس ہو جاتے ہیں۔ امریکہ سے کوئی کمبخت اسے لایا تھا۔ مگر اب یہ تین سو سال کے عرصہ میں اس قدر پھیل گیا ہے کہ قرآن کریم تیرہ سو سال میں اتنا نہیں پھیلا۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ اس میں نشہ ہے۔ حقہ پینے والا رمضان میں کہتا ہے۔ کہ میرے پیٹ میں درد پیدا ہو جاتا ہے اگر میں حقہ نہ پیوں۔ اور اس طرح رمضان کی برکات سے محروم ہو کر سخت گنہگار بنتا ہے۔ لوگ پہلے تو اس کو اس لئے شروع کرتے ہیں۔ کہ اس سے قبض کھل جاتی ہے۔ مگر پھر ان کی ایسی حالت ہو جاتی ہے۔ کہ پاخانہ میں بیٹھ کر تین تین دفعہ چلمیں بھرواتے ہیں۔ ایک شاہ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ پاخانہ میں بیٹھ کر حقہ کی نال اپنے سونہہ میں لے لیتا اور کئی کئی چلمیں پی جاتا۔ بظاہر حقہ پینے والا سمجھتا ہے۔ کہ اس سے طاقت آتی ہے۔ مگر کیا۔ جو لوگ حقہ نہیں پیتے وہ پینے والوں سے کمزور ہوتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ ہر حقہ پینے والا شخص پچھلی عمر میں کھانستا ہی رہے گا۔ اور حقہ پینے والوں کو ہمیشہ کھانسی کا عارضہ لاحق رہے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو چیز جسم کو سن کر دیتی ہے۔ وہ آخر میں اعصاب کو ڈھیلا اور کمزور کر دیتی ہے۔ اور طاقت زوال کی طرف آجاتی ہے۔ حقہ صحت کے لئے سخت مضر ہے۔ لوگوں نے پہلے یورپ والوں کو تمباکو استعمال کرتے دیکھا اور پھر حقہ کے رنگ میں اس کی ایجاد کرلی اور یہ اس قدر پھیل گیا ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے۔ کہ کوئی شادی ایسی نہیں ہوتی۔ جس میں ہر ایک کے لئے ایک حقہ نہ رکھا جاتا ہو پھر ہمارے ملک میں بھی پھیلا ہوا ہے اور کئی رنگ میں پھیلا ہوا ہے۔۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہاں ایک ایسا گندا اسلام کا دشمن تھا۔ جو فخریہ کہا کرتا تھا۔ کہ میں بچپن میں ہی سمجھا کرتا تھا۔ کہ کبھی جھکنا کبھی سر ٹیکنا یعنے نماز پڑھنا ایک فضول بات ہے۔ اور اب تو میں دانا اور عقلمند ہوں۔ اور ان حرکات کی لغویت کو خوب اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ اس کے پاس کئی لوگ حقہ پینے کے لئے جا بیٹھتے وہ حضرت مسیح موعود کو برا بھلا کہتا رہتا۔ اور سرجھکائے سنتے رہتے۔ اس سے بدترین غلامی اور کیا ہوگی ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تم میں سے جو لوگ حقہ پینے کی عادت رکھتے ہیں وہ چھوڑ دیں اور اگر خود نہ چھوڑ سکیں۔ تو اپنے بچوں میں اس عادت کو نہ جانے دیں۔ اول تو ہم یہی چاہتے ہیں۔ کہ حقہ کی عمر ان کی عمر سے چھوٹی ہو۔ یعنے وہ اپنی زندگی میں ہی حقہ کا خاتمہ کر دیں۔ لیکن اگر انہیں اتنا ہی عزیز ہے۔ کہ جیتے جی نہیں چھوڑنا چاہتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو اپنی عمر کے ساتھ ہی اس کا بھی خاتمہ کریں۔ اور اپنے پیچھے اپنے بچوں میں اسے نہ چھوڑیں۔ لوگ اول اول تو تھوڑی سی تکلیف سے بچنے کیلئے بچے کو کہتے ہیں۔ حقہ سلگا دو۔ مگر چونکہ یہ نشہ ہے۔ اس کو بھی لگ جاتا ہے۔ اور وہ بھی اس کا عادی ہو جاتا ہے۔ نہیں چاہیئے کہ اپنے بچوں تک اس بُری عادت کو ہرگز نہ جانے دو۔ یہ ایک لعنت ہے۔ اور ایسی لعنت ہے کہ روٹی کے لئے نہیں مگر اس کے لئے گندی سے گندی اور ذلیل سے ذلیل مجلس میں جانا پڑتا ہے۔ اول تو میں یہی کہوں گا کہ ہر ایک اسے چھوڑ دے ورنہ جن کی عمر تیس سال تک کی ہے وہ تو ضرور چھوڑ دیں۔ اور جن کی عمر تیس اور چالیس کے درمیان ہے وہ بھی چھوڑنے کی کوشش کریں۔ اور جو اس سے بڑی عمر کے ہیں۔ وہ اگر نہ چھوڑ سکیں تو اپنی اولاد کو ضرور یہ کہیں کہ ع

من نہ کردم شما حذر بکنید

ملائکۃ اللہ صفحہ ۴۳ تا ۴۶

اسی طرح فرمایا۔

"بدبودار چیزیں مثلاً پیاز وغیرہ کھانا یا کھانا کھانے کے بعد مونہہ صاف نہ کرنا اور کھانے کے ریزوں کا مونہہ میں سڑ جانا۔ اس قسم کی غلاظتوں میں ملوث ہونے والوں کے ساتھ بھی فرشتے تعلق نہیں رکھتے۔ اسی ذیل میں حقہ پینے والے بھی آ گئے۔ حقہ پینے والے کو بھی صحیح الہام ہونا ناممکن ہے۔"

(ملائکۃ اللہ صفحہ ۱۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ان نصائح کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ان نقصانات کا مشاہدہ کرتے ہوئے جو اس کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ احباب جماعت کا فرض ہے کہ ان میں سے جو لوگ حقہ نوش ہوں وہ اس عادت کو ترک کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں اور اپنی اولاد کو تو قطعاً اس کے قریب بھی نہ

جماعت احمدیہ اپنے مقصد میں کیونکر کامیاب ہو سکتی ہے

سب ذمہ داریوں کو مدنظر رکھنا

انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان پر جو کئی قسم کی ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں۔ اُسے ان سب کا ہی خیال رکھنا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص اس حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے دنیا میں کوئی کام شروع کرتا ہے۔ تو اسے کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر ایک شخص اچھا دماغ رکھتا ہو۔ محنتی بھی ہو۔ قربانی کرنے کے لئے بھی تیار رہو اور اسی طرح دوسری بہت سی خوبیوں کا مالک بھی ہو۔ لیکن وہ اپنے بعض فرائض کو ادا کرے اور بعض کی طرف توجہ نہ کرے۔ تو ایسا انسان باوجود بہت سی صفات سے متصف ہونے کے زندگی کے کسی شعبہ میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کامیابی اور ترقی کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان اپنی سب ذمہ داریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کام کرے اگر کوئی شخص اپنی عام زندگی بسر کرنے میں ہی اس بات کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ مثلاً کھانے پینے پہننے اور رہائش وغیرہ تمام ضروریات کا فکر نہیں کرتا۔ تو ایسا شخص بعض صورتوں میں تو زندہ ہی نہیں رہ سکیگا۔ اور بعض صورتوں میں دوسرے انسانوں کی معیت میں رہنا محال ہو جائے گا۔ اسی طرح اہلی زندگی کا حال ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے گھر کی بہت سی ضروریات مہیا کرتا ہے۔ لیکن کسی ایک ضروری چیز مثلاً لباس یا خوردنی اشیاء یا پانی کا انتظام نہیں کرتا۔ تو باوجود باقی چیزوں کے بکثرت موجود ہونے کے اس کے گھر کا انتظام درست نہیں رہ سکتا۔

یہی حال ایک تاجر۔ زمیندار ملازم بلکہ ہر کام کرنے والے کا ہے۔ جب تک وہ تمام ان امور کو خیال میں نہیں رکھتا۔ جو اس کی کاروباری لائن کے لئے ضروری ہیں۔ تب تک وہ کامیاب تاجر۔ کامیاب زمیندار کامیاب طالب علم حتیٰ کہ کامیاب انسان بھی قطعاً نہیں ہو سکتا۔

کامل مومن بننے کے لئے کیا کرنا چاہیئے

یہ قاعدہ صرف جسمانی زندگی میں ہی نہیں۔ بلکہ حیات روحانی میں بھی چلتا ہے۔ اور اس کے خلاف ہو بھی نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ جب صحیح معنوں میں انسان بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہم تمام ذمہ داریوں کا احساس رکھیں۔ تو باخدا انسان بننے کیلئے یہ کب ممکن ہے۔ کہ فرائض کا صرف ایک حصہ ادا کر لینے سے انسان اپنے مقصد کو پورا کر سکے۔ چنانچہ سورۃ مومنون رکوع اول اور سورہ فرقان آخری رکوع میں عباد الرحمٰن یا حقیقی مومن بننے کی جو علامات خدا تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں۔ ان سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ کامل مومن بننے کی جو شرائط ہیں۔ ان سب کا پورا کرنا لازمی ہے۔

پس مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام ان ذمہ داریوں اور فرائض کو مدنظر رکھے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے نبی یا امام کے ذریعہ اس پر عائد کئے گئے ہوں۔ اگر وہ کسی وقت بھی غفلت کرتا ہے اپنے بعض فرائض کو ادا کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ تو اس کا ناکام ہونا لازمی امر ہے۔ اگر کوئی مومن چند احکام کے بجا لانے میں غیر معمولی کوشش بھی کرتا ہے۔ اور دوسروں سے آگے بڑھ جاتا ہے۔ لیکن بعض کو بالکل فراموش کر دیتا ہے۔ تو وہ یقیناً فیل ہوگا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک دوکاندار اپنی دوکان کا سامان بیچنے کے لئے چوبیس گھنٹوں میں سے اٹھارہ گھنٹہ بیٹھا رہتا ہے۔ لیکن دوکان میں اور سامان لانے کا کوئی انتظام نہیں کرتا۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ پہلا سامان فروخت کر لینے کے بعد خالی ہاتھ ہو کر بیٹھ جائے گا۔ اور اس کا کاروبار خود بخود بند ہو جائے گا۔

اسلام کی تعلیم کے مطابق یہی حال اس مومن کا ہوتا ہے۔ جو شریعت کے بعض پہلوؤں کو بالکل نظر انداز کر دیتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جب حضرت عبداللہ بن عمرو رض کے متعلق یہ اطلاع پہنچی کہ وہ قریباً ساری رات نماز پڑھتے میں گذار دیتے ہیں۔ اور دن کو روزہ رکھ لیتے ہیں۔ تو اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُن سے دریافت فرمایا کہ کیا یہ خبر صحیح ہے اور جب انہوں نے جواب دیا کہ درست ہے۔ تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک نفل نماز پڑھنا اور نفلی روزے رکھنا نیکی کا کام ہے۔ لیکن فان لجسدک علیک حقا وان لعینک علیک حقا وان لزوجک علیک حقا وان لزورک علیک حقا۔

9

یعنی تیرے جسم کا بھی تجھ پر حق ہے۔ تیری آنکھ کا بھی حق ہے۔ تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اور جو تیری ملاقات کو آتے ہیں ان کا بھی تجھ پر حق ہے۔

پس اسلامی تعلیم کی رو سے حقیقی مومن بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ سب حقوق خواہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہوں۔ یا مخلوق کے نہایت احتیاط کے ساتھ ادا کئے جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کا مقصد اور اس میں کامیابی کا طریق

اس زمانہ میں جماعت احمدیہ اس مقصد کو لے کر کھڑی ہوئی ہے کہ وہ اسلام کی تعلیم پر نہ صرف خود عمل کریگی بلکہ دوسرے لوگوں کو ایسی تعلیم کا متبع بنائے گی۔ یہ ایک بہت بڑا کام ہے اور اس میں کامیاب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ان سب فرائض کو ادا کریں۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے ان کے لئے مقرر کئے گئے ہیں اور انہوں نے اپنی رضا و رغبت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کے ہاتھ پر ان کو قبول کیا ہے۔ جب تک ہم اسلام کے سب حکموں پر عمل نہ کریں اور اسلام و احمدیت کی ترقی کے تمام ذرائع استعمال میں نہ لائیں اس وقت تک نہ ہم خود سچے طور پر احمدی ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ہی خدا تعالےٰ کی بھولی بھٹکی مخلوق کو ہدایت کی طرف لانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم میں سے کوئی نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ کے سب احکام کو بجا لاتا ہے۔ لیکن اس کے اخلاق اسلام کی تعلیم کے مطابق نہیں مثلاً وہ بد دیانت ہے۔ جھوٹ بول لیتا ہے بنی نوع انسان کو بجائے آرام پہنچانے کے دکھ دیتا ہے۔ فسادی ہے۔ لین دین کے معاملات میں اچھا نہیں۔ تکبر اور غرور کا پتلا ہے یا ان برائیوں میں سے بعض اس میں پائی جاتی ہیں تو ایسا شخص کامل مومن نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اگر کسی کے اخلاق تو بہت اچھے ہیں۔ لیکن نماز باقاعدہ ادا نہیں کرتا یا روزہ نہیں رکھتا۔ زکوٰۃ نہیں دیتا۔ تو وہ بھی احمدی کہلانے کا مستحق نہیں۔ اور کامیابی کے راستہ سے کوسوں دور ہے۔ پھر اگر ہم میں سے بعض ایسے ہیں جو نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ صحیح طور پر ادا کرتے ہیں اور اخلاق حسنہ بھی رکھتے ہیں۔ لیکن تبلیغ کا فرض ادا نہیں کرتے تو ان کی مثال اس زمیندار کی سی ہوگی۔ جو زمیندارہ کے لئے جانور اچھے خریدتا ہے محنت بھی کرتا ہے لیکن اپنے جانوروں کے لئے چارہ کا کوئی انتظام نہیں کرتا۔ یا ان کی مثال اس طالب علم کی ہے جو امتحان کے چھ لازمی پرچوں میں سے چار کی تیاری تو کرتا ہے لیکن باقی دو کے لئے کچھ نہیں کرتا۔ اب جس طرح یہ زمیندار اور طالب علم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح ایسے احمدی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

پھر اگر ہم میں سے کوئی تبلیغ کا بہت جوش رکھتا ہے۔ اور اسلام و احمدیت کی سچائی بیان کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا اور اپنی باتوں سے دوسروں کو متاثر بھی کر لیتا ہے لیکن وہ مالی قربانی نہیں کرتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ لازمی قرار دیا ہے کہ اس زمانہ میں اسلام کی اشاعت کے لئے ہر احمدی مالی امداد دے اور اس کے لئے جو مختلف شقیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے زیر ہدایت قائم ہیں۔ ان کی پروا نہیں کرتا اور اپنی حیثیت کے مطابق چندہ نہیں دیتا تو ایسا شخص بھی احمدی نہیں ہے۔

سلسلہ کے نظام کی پابندی

اسی طرح اگر ہم چندہ دینے میں تو بہت باقاعدہ ہیں۔ مالی قربانی کے ہر مطالبہ پر انشراح صدر سے لبیک کہتے ہوئے دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں حج کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اخلاق بھی اچھے رکھتے ہیں۔ لیکن ہمارا جو یہ اہم فرض ہے کہ سلسلہ کے نظام کی پوری پوری پابندی کریں اس کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جماعتی حیثیت سے جو ضروری کام ہیں۔ ان میں کارکنوں کے ساتھ تعاون نہیں کرتے۔ بلکہ اس کے خلاف ان پر اعتراضات کرتے ہیں۔ تو اس صورت میں بھی ہم جس ارادہ کو لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔ اس کو پورا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ وہ لوگ جنہیں نکتہ چینی کی عادت ہو جاتی ہے وہ بڑھتے بڑھتے دوزنگ اعتراضات شروع کر دیتے ہیں جس کے نتیجہ میں وہ تحت الثریٰ میں جا گرتے ہیں۔ اگر وہ باوجود اس حالت کے اپنے آپ کو دیندار سمجھتے ہیں تو یہ ان کی حماقت ہے کیونکہ ایمان کی جو شرائط ہیں ان سب کو پورا کئے بغیر کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ نمازیں پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں اور اپنے احمدی ہونے پر قسمیں بھی کھاتے ہیں تو بھی ان کی حالت اس دوکاندار کی سی ہے جو اٹھارہ گھنٹے اپنی دوکان پر بیٹھا رہتا ہے اور راستہ پر گذرنے والوں کو خیال ہوتا ہے کہ یہ بڑا کامیاب تاجر ہے لیکن تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی دوکان کا سامان ختم ہو چکا ہے اور اب اس کے پاس خریداروں کو دینے کے لئے کچھ بھی نہیں۔ اسی طرح ممکن ہے بعض ناواقف ایسے لوگوں کو احمدی خیال کریں۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ انہیں اصل احمدیت یا دوسرے لفظوں میں حقیقی ایمان سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

ہمیں کیا کرنا چاہیئے

پس ضروری ہے کہ ہم ہر وقت ہوشیار رہیں اور تمام فرائض کو اپنی نظر کے سامنے رکھتے ہوئے ان کی ادائیگی کی کوشش کریں۔ اگر ہم بعض احکام کی خلاف ورزی کرنے کے باوجود یہ سمجھتے ہیں کہ ہم احمدی ہیں تو یہ ہمارے نفسوں کا دھوکہ ہے ہمیں چاہیئے۔ کہ ایک طرف اسلام اور احمدیت کے تمام احکام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے تمام ارشادات پر عمل کریں اور دوسری طرف اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے رہیں۔ کہ کیا ہم ان سب کے مطابق عمل کر رہے ہیں یا نہیں پھر محاسبہ کرنے سے جب ہمیں اپنی کوئی کمزوری محسوس ہو یا ہمارا کوئی دوسرا بھائی کسی خامی کی طرف توجہ دلائے۔ تو فوراً اس کی اصلاح کی کوشش کریں تب ہمارے لئے ممکن ہوگا۔ کہ ہم اپنے متاع ایمان کی حفاظت کر سکیں اور عالم صغیر (انسان) کے روحانی نظام کو صحیح طور پر چلاتے ہوئے اس زندگی کے پرخطر حالات سے مظفر و منصور نکلیں۔ اور منزل مقصود تک پہنچ کر خدا تعالےٰ کے انعاموں اور فضلوں کے وارث ہوں۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب وابستگان احمدیت کو ایسا ہی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ محمد یار عارف از کلکتہ

ایک شاندار تقریب

۲۲ر ستمبر کو جناب کنور جبیر سنگھ صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب لکھنؤ معہ پرسنل اسسٹنٹ جناب خان بہادر مولوی رحمٰن بخش صاحب ڈپٹی کلکٹر "مسیح الملک یونانی دواخانہ دہلی" کے معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ شریک ہونے والے معززین میں سے حسب ذیل صاحبان خاص طور پر قابل ذکر ہیں

خان بہادر حافظ محمد حسن صاحب لائف آنریری مجسٹریٹ و رئیس التجار لکھنؤ۔ جناب چودھری مشفق الزمان صاحب رئیس جناب مولوی خیر الدین احمد صاحب پریسیڈنٹ انجمن احمدیہ لکھنؤ مسٹر امین سلونوی اسسٹنٹ اڈیٹر اودھ اخبار مولوی محمد عثمان صاحب احمدی۔

۸½ بجے جناب کنور جبیر سنگھ صاحب معہ اپنے پرسنل اسسٹنٹ صاحب کے تشریف لائے۔ اول ان کا معہ معزز مہمانوں کے فوٹو لیا گیا۔ اس کے بعد صاحب موصوف معہ معززعمایدین شہر کے دواخانہ کے اندر تشریف لاتے۔ اور ایک گھنٹہ تک نہایت دلچسپی سے دواخانہ کا معائنہ فرماتے رہے اور دواخانہ کے مفرد اور مرکب ادویہ کو دیکھ کر صاحب ممدوح پر خاص اثر ہوا۔

اس معائنہ سے فارغ ہو کر معتمد الملک جناب حکیم سید محمد عسکری صاحب ترمذی برادر زادہ خلد آشیاں جناب نواب سیف الدو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۵۱۸۶ منکہ عائشہ بی بی زوجہ عبدالقادر مرحوم قوم شیخ عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت دس سال ساکن سنگرور ڈاک خانہ خاص تحصیل و ضلع ریاست جیند بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ؍ ۷ ؍ ۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد ایک منزل مکان سکنی مالیت چہار صد روپیہ کا بمقام سنگرور ریاست جیند موجود ہے۔ اس کے دسویں حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اور جائیداد پیدا کر سکوں۔ یا میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ جائیداد اور نکلے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور جائیداد مندرجہ بالا کی رقم مبلغ ۴۰/۰ روپے نقد حوالہ جناب محاسب صاحب انجمن احمدیہ سنگرور ریاست جیند کرتی ہوں وہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرا کر مجھے رسید دے دیں گے

العبد۔ عائشہ بی بی بیوہ عبدالقادر مرحوم
گواہ شد۔ شیخ غلام رسول برادر موصیہ بقلم خود۔
گواہ شد:۔ رشید احمد

نمبر ۵۲۰۷ منکہ مبارک علی ولد سلطان بخش صاحب قوم ککے زئی پیشہ تجارت عمر تقریباً ساٹھ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن تھہ غلام نبی حال کمپالہ ڈاک خانہ کہامہ ٹانگانیکا مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ؍ ۷ ؍ ۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ (۱) تین عدد مکانات واقع کہامہ ٹانگانیکا مشرقی افریقہ جن کی قیمت اندازاً ساتھ ہزار شلنگ ہے۔ اس کے علاوہ نو کنال زمین واقعہ تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور اور ایک مکان خام واقعہ تھہ غلام نبی میں ہے۔ لیکن یہ زمین اور مکان جو تھہ غلام نبی میں واقعہ ہیں رہن رکھی ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ تجارتی مال میرے پاس ہے جس کی اندازاً قیمت تین ہزار شلنگ ہے۔ میں اپنی اس کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اگر میں اس حصہ وصیت کردہ کی کوئی رقم وغیرہ داخل کروں۔ تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز بوقت وفات جو بھی میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ تجارت سے جو آمد ہوتی ہے۔ وہ کوئی خاص معین نہیں۔ کم و بیش ہوتی رہتی ہے جو بھی آمد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ جو کہ سال کے بعد حساب کرنے کے بعد ادا کر دیا کروں گا۔

العبد:۔ مبارک علی بقلم خود
گواہ شد:۔ سردار بشارت احمد
گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد مبلغ افریقہ ٹبورا۔

نصف چندہ

آج ہی فائدہ اٹھایئے

رسالہ تندرستی کی اشاعت بڑھانے کے خیال سے تھوڑے عرصہ کے لئے اس کا چندہ نصف کر دیا گیا ہے مفصل حالات کیلئے نمونہ مفت طلب فرمایئے

مینیجر رسالہ تندرستی ریلوے روڈ جالندھر شہر

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے۔ ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربے سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور زچگی کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنے (۲ ؍ ۸) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

نئی جوانی

مفت منگوایئے

اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے آپ معلوم کر لیں گے کہ آپ جوانی صحت اور تندرستی کو کیسے قائم رکھ سکتے ہیں۔ ہمارے بیس سالہ تجربات کا نچوڑ ہے۔ آج ہی منگا لیجئے صرف ایک کارڈ لکھ دیجئے۔

اے۔ شیر اینڈ کمپنی ریلوے روڈ جالندھر شہر

بخاری شریف مترجم

جو پارہ بپارہ چھپ رہی ہے۔ اور جس کا پہلا پارہ طبع ہو چکا ہے۔ اور دوسرا زیر طبع ہے۔ ایک نہایت شاندار اور نادر چیز ہے۔ اس کی مانگ اس قدر ہے۔ کہ پہلا پارہ اب بہت قلیل تعداد میں رہ چکا ہے۔ لہٰذا وہ دوست جو اس کے **مستقل خریدار** بننا چاہتے ہیں۔ اگر انہوں نے پہلا پارہ نہیں خریدا۔ تو فوراً خرید لیں اور آئندہ ساتھ ساتھ خریدتے جائیں۔ نیز اپنے نام اور مکمل پتہ سے مجھے مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ فی الفور کتاب چھپنے پر ان کی کتاب انہیں ارسال کی جایا کرے گی۔ اس ترجمہ کی اہمیت سے سب احباب جماعت کو آگاہ فرما دیں تا کہ کوئی دوست عدم علم کی وجہ سے محروم نہ رہے۔

خاکسار

محمد اشرف مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اسکو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ ساٹھ سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۰ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بنکر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوتی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲ ؍) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دوا خانہ مفت منگوایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنو**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ آج صبح اس امید کا قطعی طور پر اظہار کیا جا رہا ہے کہ چار وزراء کی کانفرنس کامیاب ہوگی اور جنگ کا خطرہ ٹل گیا ہے۔ چیک گورنمنٹ نے سرکاری طور پر اعلان کر دیا ہے کہ برطانیہ اور فرانس نے جو تجویز پیش کی ہے۔ اسے اصولی طور پر چند ترامیم کے ساتھ منظور کر لیا جائیگا۔ معلوم ہوا ہے کہ چیک سوڈیٹن علاقہ کو خالی کر دیں گے۔ استصواب رائے عامہ کے وقت سار کی طرح اس پر برطانیہ۔ فرانس اور اطالوی فوجوں کا قبضہ ہوگا۔ کانفرنس ابھی ہو رہی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ یہ جنگ کو روکنے میں پوری طرح کامیاب ہو جائے گی۔

دہلی ۲۹ ستمبر۔ سٹیٹسمین کے نامہ نگار مقیم لنڈن نے اطلاع دی ہے کہ اٹلی کا بادشاہ اور ولی عہد جنگ کرنے کے خلاف ہیں۔ کئی سرکردہ لوگوں نے بادشاہ کو درخواستیں بھجوائی ہیں۔ کہ جنگ کی اجازت نہ دی جائے۔ چنانچہ جب مسولینی فوجی تیاریوں کے سلسلہ میں بادشاہ کے دستخط کرانے کے لئے گیا تو بادشاہ نے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ ہم کسی مزید جنگ میں الجھنا نہیں چاہتے۔

شملہ ۲۹ ستمبر۔ حکومت ہند نے تمام فوجی ملازمین کو رخصت پر ہندوستان سے باہر جانے کی ممانعت کر دی ہے سوائے ان کے جو طبی سرٹیفکیٹ پر باہر جانا چاہیں۔

دہلی ۲۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے حکومت ہند نے ایک درجن کے قریب ایسے آرڈیننس تیار کر رکھے ہیں جو جنگ کے شروع ہوتے ہی یہاں جاری کر دیئے جائیں گے۔ اور ان کے ذریعہ سلطنت کی حفاظت اور دشمن اقوام کے افراد کی سرگرمیوں کی خاطر خواہ دیکھ بھال کا انتظام کیا جائے گا۔ یہ بھی افواہ گرم ہے کہ جنگ کے شروع ہوتے ہی موجودہ آئین کو معطل کر کے اور اسمبلیوں کو توڑ کر تمام اختیارات گورنر اپنے ہاتھ میں لے لیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ وزیر ہند کی طرف سے اس بارہ میں مفصل ہدایات موصول ہو چکی ہیں

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ لیگ آف نیشنز کو روسی نمائندہ نے نوٹس دیا ہے کہ ابھی سے اعلان کر دیا جائے کہ اگر جرمنی نے چیکوسلواکیہ پر حملہ کیا۔ تو لیگ کے سارے ممبر ممالک اسے اپنے اوپر حملہ تصور کریں گے۔ اگر اس تحریک کو منظور کرنے سے انکار کر دیا گیا تو روس کی طرف سے مزید پیچیدگیاں پیدا کی جائیں گی۔

ناگپور ۲۹ ستمبر۔ صدر کانگرس کی طرف سے ڈاکٹر کھارے کو بذریعہ تار طلب کیا گیا تھا۔ کہ دہلی آکر اپنی پوزیشن صاف کریں۔ اس کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے تار دیا ہے کہ میں دہلی آنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ میں اپنا کیس کسی غیر جانبدار کمیشن کے سامنے پیش کر سکتا ہوں۔ ورکنگ کمیٹی کے سامنے نہیں۔ کیونکہ وہ تو مستغیث ہے۔ وہ میرا فیصلہ کیسے کر سکتی ہے۔

شملہ ۲۹ ستمبر۔ بکھید وزیریوں کے ایک مسلح لشکر نے ضلع ڈیرہ غازیخان کے ایک گاؤں پر حملہ کر کے ڈاکخانہ کو لوٹنے کی کوشش کی۔ مگر فوجی دستہ نے اسے پسپا کر دیا۔ لڑائی میں ایک انگریز افسر بری طرح مجروح ہوا۔ جسے ہوائی جہاز میں علاج کے لئے لاہور لایا گیا۔

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ شمالی افریقہ کے ایک مشہور جزیرہ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جرمنی کے چند جنگی جہاز بحیرہ روم میں داخل ہو گئے ہیں۔ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ان کا ارادہ کیا ہے لیکن قیاس یہ ہے کہ یہ جہاز اٹلی کے جہازوں کے ساتھ مل کر بحیرہ روم پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔

دہلی ۲۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ صورت حالات کی نزاکت کی وجہ سے لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند ہوائی جہاز کے ذریعہ واپس ہندوستان آ رہے ہیں۔ اور آتے ہی گاندھی جی سے ملینگے گاندھی جی سے دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ اگر میں وائسرائے سے ملا تو ذاتی حیثیت سے ملونگا۔ کانگرس کے نمائندہ کی حیثیت سے نہیں۔

علیگڑھ ۲۹ ستمبر نواب سر مزمل اللہ خان صاحب آف بھیکم پور گذشتہ شب انتقال کر گئے۔ آپ علیگڑھ کالج کے بانیوں میں سے تھے۔ اور کئی بار یو۔پی کے ہوم ممبر بھی رہ چکے تھے۔

لاہور ۲۹ ستمبر۔ غیر زراعت پیشہ ایسوسی ایشن کے سکرٹری گوسائیں گنیش دت نے اعلان کیا ہے کہ جو غیر زراعت پیشہ ممبر یونینسٹ پارٹی کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ دسہرہ کی تعطیلات کے بعد ان کے مکانوں پر پکٹنگ کیا جائیگا۔ اور والنٹیر دھرنا مار کر بیٹھ جائیں گے

امرتسر ۲۹ ستمبر۔ حکومت مدراس کے ریونیو منسٹر مسٹر ٹی پرکاشم اس غرض سے پنجاب آئے ہیں۔ کہ مالیہ اراضی کے سلائیڈنگ سکیل کا مطالعہ کریں۔ جو آج کل لائل پور۔ شیخوپورہ کے اضلاع اور نیلی بار کی نو آبادیوں میں نافذ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مالیہ اراضی زرعی پیداوار کے نرخوں میں کمی بیشی کے مطابق وصول کیا جائے۔ مگر زیادہ سے زیادہ مقررہ شرح سے نہ بڑھنے پائے۔

راجہ جنگ ۲۹ ستمبر۔ راجہ جنگ ضلع لاہور میں سکھوں نے مسلمانوں کو اذان کی وجہ سے تنگ کر رکھا ہے مسلح سکھوں نے گاؤں کا محاصرہ کیا ہوا ہے اور مسلمانوں کو گھروں سے باہر نہیں نکلنے دیتے۔ چھ سات مسلمانوں کو زدوکوب بھی کیا جا چکا ہے۔ آج ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس صورت حالات کے مطالعہ کے لئے یہاں آئے۔

کلکتہ ۲۹ ستمبر۔ حکومت بنگال اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک بل پیش کرنا چاہتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وزراء اور دیگر افسروں کے خلاف منافرت پیدا کرنے والے اخبارات کے خلاف تعزیری کارروائی کی جا سکے

کلکتہ ۲۹ ستمبر۔ آج ۵۵ مزید سیاسی قیدی رہا کر دیئے گئے۔ اب بنگال میں صرف ۳ سو سیاسی قیدی باقی ہیں۔

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ اگرچہ میونخ میں مصالحانہ گفت و شنید جاری ہے۔ مگر برطانیہ کی جنگی تیاریاں بدستور جاری ہیں۔ خندقیں کھودی جا رہی ہیں۔ دس ہزار کاریں فراہم کی گئی ہیں۔ جو خطرہ کی صورت میں عورتوں اور بچوں کو محفوظ مقامات پر لے جائیں گی۔ فرانس میں بھی اسی طرح تیاریاں ہو رہی ہیں۔

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ انگلستان میں مقیم ہندوستانی طلباء کے متعلق یہ انتظام کر دیا گیا ہے کہ جنگ کی صورت میں انہیں محفوظ مقامات پر فوراً پہنچا دیا جائے گا۔

کلکتہ ۲۹ ستمبر۔ چھ اشخاص کے خلاف قانون انسداد دہشت انگیزی کے ماتحت احکام جاری تھے۔ مگر اب یہ تمام احکام واپس لے لئے گئے ہیں۔

رنگون ۲۹ ستمبر۔ مانڈلے کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ برمی بھکشوؤں نے ہندوستانیوں کی دکانوں پر پکٹنگ شروع کر دیا ہے اور کسی برمی کو ان دکانوں سے سودا سلف نہیں خریدنے دیتے۔

کراچی ۲۹ ستمبر۔ سندھ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ سول نافرمانی کے ایام میں کانگرس کمیٹی صوبہ سندھ کی ۱۴۹۶/۱۰/- کی جو رقم ضبط کی گئی تھی۔ وہ واپس کر دی جائے۔ نیز اعلان کیا ہے کہ سرکاری ملازم کھدر کے کپڑے اور گاندھی ٹوپی استعمال کر سکتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ کانگرس کو خوش کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔

ٹوکیو ۲۹ ستمبر مجلس اقوام نے جاپان کے خلاف تعزیری اقدام کی جو تجویز منظور کی ہے اسکے جواب میں حکومت جاپان نے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی